OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

احکامِ شرعیہ میں تبدیلی کے اصول وضوابط
Principles for Change in *Sharī‘a* Rules

Shahbaz khan
Doctoral candidate Islamic studies, Gift University, Gujranwala

Abstract

Evidence of exceptions in circumstances and time from the Quran, because the Quran itself has been revealed in 23 years. Yes it has been proved that the rules of sharia have the capacity to deal the changing circumstances, but whether the change in circumstance will cause any change in the sharia rules completely or some part of the sharia rules, and if what are the rules and regulations for the changing rules of sharia, if era accept change due to change of time, so what are the rules regulations for them and which change possible in sharia rules. Therefore, in this article which under discussion, are explain these rules and principles for Changing the rules of sharia.

Keywords: Sharī‘ah rules, change, Principles

تمہید

قرآنی احکام دفعۃ نازل نہیں ہوئے بلکہ تیس سال کی مدت میں بتدریج ان کا نزول ہوا ہے جس سے ایک طرف احکام شرعیہ میں حالات کی رعایت کا ثبوت ملتا ہے اور دوسری طرف اس بات کی وضاحت ہوتی کہ شریعت سازی کی اصل بنیاد معاشرے ہیں سورہ نحل میں ارشاد باری تعالی ہے:واذا بدلنا آية مكان آية[1]سورہ نحل کی مذکورہ آیت میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جب ہم ایک آیت کو دوسری آیت سے بدلتے ہیں تو اس متن سے بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ احکام میں تغیر و تبدیلی ہوسکتی ہے۔ مزید یہ کہ قرآن حکیم کے طریقہ نزول سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے۔دوسری جگہ ارشاد باری تعالی ہے: ما ننسخ من آية او ننسها[2]آیت مذکورہ کے تحت جمہور کا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے صاحب منار لکھتے ہیں:ان المراد من نسخ حكم الاية وهو عام يشمل نسخ الحكم وحده اونسخه مع التلاوة[3]نسخ سے مراد آیت کے حکم کا منسوخ ہونا ہے اور یہ عام ہے جو اکیلے حکم کے نسخ اور تلاوت و حکم دونوں کے نسخ کو شامل ہے جمہور کے نزدیک یہی قول پسندیدہ ہے۔لہذا مذکورہ آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حالات کے متغیر ہونے سے احکام شرعیہ میں بھی تغیر و تبدیلی آتی ہے چنانچہ سے اس بارے میں کئی احادیث سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ "لا تقطع الايدي في الغزو"[4]یعنی جنگ میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جبکہ قرآن میں حدود کا حکم عام ہے بغیر کسی قید وزمان کے۔مذکورہ تمام تفاصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ

CC BY

احکام شرعیہ میں بدلتے زمانے، احوال اور ظروف سے عہدہ بر آ ہونے کی صلاحیت موجود ہے۔ مزید یہ کہ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں: ان احوال العالم وعوائدهم ونحلهم لا تدوم على وتيرة واحدة و منهاج مستقر۔[5] کہ دنیا کے حالات اور اقوام عالم کی عادات ہمیشہ ایک حالت پر باقی نہیں رہتیں آگے فرماتے ہیں: وانما هو اختلاف على الأيام والأزمنة وأنتقال من حال الى حال ۔ وكما يكون ذلك في الأشخاص والأوقات والأمصار[6] بلکہ دنیا تو تغیرات زمان اور انقلابات احوال کا نام ہے جس طرح یہ تبدیلیاں افراد اور شہروں میں ہوتی ہیں اسی طرح دنیا کے تمام زمانوں اور تمام حکومتوں میں واقع ہوتی ہیں۔ فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کی تقسیم۔ اس لیے فقہائے کرام نے احکام شرعیہ کو دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ قسم اول کا تعلق ان احکامات سے ہے جن کا تعلق براہ راست نصوص قطعیہ سے ہے۔ قسم ثانی کا تعلق ان احکامات سے ہے جن کا مصدر اجتہاد ہے۔ علامہ ابن قیم کے نزدیک احکام شرعیہ۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: الأحكام نوعان :نوع لايتغير عن حالةواحدة هو عليها ،لا بحسب الأزمنة،ولا بحسب الأمكنة،ولا باجتهاد الأئمة،كوجوب الواجبات، وتحريم المحرّمات،والحدود المقدرة بالشّرع على الجرائم ونحو ذلك،فهذا لا يتطرق اليه تغيير ولا اجتهاد يخالف ما وضع عليه۔والنوع الثّانيّ: ما يتغيربحسب اقتضاء المصلحةله زمانا و مكانا وحالا،كمقادير التّعزيرات وأجناسهاوصفاتها۔۔۔الخ[7] یعنی احکام دو قسم پر ہیں: نوع اول: پہلی نوع وہ ہے جو پہلے سے جس حالت پر ہو اسی حالت پر رہے، اعتبار زمان، مکان اور ائمہ مجتہدین کے اعتبار سے اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں آتا، جیسے کہ واجبات کا وجوب، محرمات کی حرمت، اور حدود جو شریعت مطہرہ نے جرائم کیلئے مقرر کی ہیں اور اسی کی مانند ہیں، اور اس نوع کی طرح اجتہاد اور تغییر جو اس کے وضع کے خلاف ہو۔ نوع ثانی: وہ ہے جو زمان، مکان اور حالات کی مصلحت کی وجہ سے تبدیل ہوتے ہیں جیسا کہ تعزیرات کی سزائیں، ان کی اجناس اور صفات۔

قطعی احکامات میں تبدیلی کا حکم

جن احکامات کا تعلق نصوص قطعیہ سے ہو، تو ان میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہوتی کیونکہ وہ ابدی احکام ہوتے ہیں اور تغیرات زمانہ کی وجہ سے ان میں تبدیلی ناممکن ہے۔ حکم شرعی کے بارے میں علامہ ابن حزم کا طریقہ کار علامہ ابن حزم فرماتے ہیں: اذا ورد النص من القرآن او السنة الثابتة في امر ما علىٰ حُكم ما ثمّ ادعى مدع ان ذلك الحكم قد انتقل او بطل ،من اجل انّه انتقل ذلك الشئ المحكوم فيه عن بعض احواله او لتبدل مكانه فعلى مدعى انتقال الحكم من اجل ذلك ان ياتى ببرهان من نص قرآن اوسنة رسول الله ثابتة على ان ذلك الحكم قد انتقل او بطل۔[8] "جب کسی امر کے بارے میں کہ جس پر حکم لگا ہو، جب قرآن اور سنت سے نص وارد ہو جائے تو پھر مقابل نے دعوی کیا کہ یہ حکم تبدیل ہو گیا ہے اور یا باطل ہو گیا ہے بوجہ اس کے کہ یہ (محکوم فیہ) یعنی جس کے بارے میں حکم ہو بعض احوال تبدل مکان کی وجہ سے تبدیل ہوئے ہوں، سو مدعی پر حکم کے منتقلی میں لازم ہے کہ وہ اس کے مقابلے میں قرآن اور سنت سے اس کے برابر برہان یا حکم لائے جس سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ حکم تبدیل یا منتقل ہوا ہے۔" دلائل شرعیہ کے بارے میں علامہ طوفیؒ کی رائے: علامہ طوفیؒ کے نزدیک دلائل شرعیہ کل ۱۹ ہیں، ان کے نزدیک ان ۱۹ باب کے علاوہ اور کوئی شرعی دلیل نہیں۔

(1): کتاب اللہ کے بارے میں

(2): سنت رسول کے بیان میں

(3): اجماع امت کے بیان میں

(4): اجماع اہل مدینہ کے بیان میں

(5): قیاس اور عقل کے بارے میں

(6): صحابی کے قول کے بارے میں

(7): مصالح کے بیان میں

(8): استصحاب حال کے بارے میں

(9): براءۃ اصلیہ کے بیان میں

(10): عادات واطوار کے بیان میں

(11): استقراء کے طریقے کے بارمیں

(12): ذرائع اور اسباب کے بارے میں

(13): استدلالات کی وضاحت میں

(14): استحسان کے بارے میں

(15): اخذ بالیسر والأخف

16): عفت اور عصمت کے بیان میں

(17): اجماع اہل کوفہ کے بارے میں

(18): اہل بیت کا اجماع

(19) خلفائے اربعہ کے بیان میں[9]

غیر منصوصہ احکام اور اجتہاد کی گنجائش

جن احکامات کا منبع اجتہاد ہو اور نصوص قطعیہ سے ثابت نہ ہوں تو ان میں اجتہاد ممکن ہے۔ اور زمان وحالات کی وجہ سے ان میں تغیر و تبدیلی ممکن ہے اور کسی بھی زمانہ میں وہ حکم تبدیل ہو سکتا ہے اگرچہ مبنی دونوں قسموں یعنی قطعی اور غیر قطعی احکامات کا سہولت اور تیسیر ہے لیکن جن نصوص کا یسر قطعی نصوصِ سے ثابت ہو تو وہ شخصی مزاج اور خواہشات کا تابع نہیں، بخلاف ظنیہ کے کہ اس میں اجتہاد کی گنجائش ممکن ہے اس لئے فقہائے کرام نے قاعدہ فقہیہ وضع کیا ہے": "لا ینکر تغیر الاحکام بتبدل الزمان "[10]یعنی زمانہ کی تبدیلی کی وجہ سے احکام کے تغیر کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ابھی قاعدہ مذکورہ جو فقہائے کرام نے وضع کیا ہے آیا اس کی روشنی میں زمانہ کے تبدیل ہونے کی وجہ سے تمام احکامات تبدیل ہوں گے یا بعض اور جو احکامات تبدیل ہوتے ہیں فقہائے کر اور ائمہ مجتہدین نے ان کیلئے کونسے اصول وضع کئے ہیں لہٰذا ذیل میں ان اصول کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(1)**شرعی حکم سے متعلق قرآنی نص اور آیت کا حکم**

کسی حکم شرعی کی تبدیلی کے لئے سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت کو تلاش کیا جائے گا اگر کسی حکم شرعی سے متعلق کوئی قرآنی آیت یا نص موجود ہو تو بغیر کسی اختلاف اور بلا چوں چرا کے اس کو قبول کیا جائے گا۔

(2)**عقائد کے ساتھ مختص نص شرعی کا حکم**

اگر کوئی حکم شرعی عقائد کے ساتھ خاص ہو تو اس حکم میں بھی تغیر زمانہ کی وجہ سے تبدیلی نہیں ہوگی

(3)**مجملات پر مبنی شرعی حکم**

اگر کسی حکم شرعی کا تعلق مجملات کی قبیل سے ہو تو ایسی صورت میں اس حکم میں بھی اجتہاد کی گنجائش ہے

(4) نصوص قطعیہ کے قبیل سے حکم شرعی

جن احکامات کا منبع اور مصدر قطعیت ہو اور نصوص قطعیہ کی قبیل سے ہو تو ایسی صورت میں ان میں تبدیلی نہیں ہو گی مثلا شراب کی حرمت، ربا کی حرمت اور زنا وغیرہ۔

(5) اجتہاد کی قبیل سے احکام شرعیہ

جن احکامات شرعیہ کا تعلق اجتہاد کی قبیل سے ہو تو تغیرات زمانہ کی وجہ سے ان میں تبدیلی ممکن ہے مثلا حلت اور حرمت کے احکام۔

(6) مصلحت اور عرف پر مبنی احکامات

اگر کوئی حکم شرعی مصلحت یا عرف پر مبنی ہو تو تغیرات زمانہ کی وجہ سے وہ حکم بھی تبدیلی کو قبول کرے گا بشرطیکہ نصوص قطعیہ اور مقاصد شریعت متاثر نہ ہوں مثلا تعزیرات وغیرہ یا اثمان رائجہ کی خرید و فروخت۔

(7) حکم شرعی میں مکان و زمان اور نیت کا اثر

بسا اوقات کسی حکم شرعی میں اخلاق، مکان اور نیت کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے تو ان عوامل کی وجہ سے حکم شرعی قرینہ یا قیاس پر محمول کیا جائے گا اور اس میں بھی تغیر و تبدیلی ممکن ہو گی ہے۔

(8) خاص زمان اور مکان پر محمول حکم شرعی

اگر کسی حکم شرعی میں کوئی حکم کسی خاص زمان اور مکان پر محمول ہو تو اس حکم شرعی کو اس زمانے کے ساتھ خاص کیا جائے گا بخلاف غیر منصوص احکام کے، کیونکہ وہ سماجی تغیرات کی وجہ سے تبدیلی کا احتمال رکھتا ہے۔

(9) تعبدی احکامات کے قبیل سے حکم شرعی

اگر احکام شرعیہ میں کسی حکم کا تعلق تعبدی احکامات سے ہو تو ایسی صورت میں بھی تغیر زمانہ کی وجہ سے ان احکامات میں تبدیلی موثر نہیں کیونکہ وہ احکامات بھی منصوصات کے قبیل سے ہے۔

(10) حکم شرعی کے بارے میں اجماع

اگر کسی حکم شرعی کے بارے میں اجماع وارد ہوا ہو تو وہ بھی تبدیلی کو قبول نہیں کرتا کیونکہ اجماع نص کی مانند ہے۔

(11) قرآن و احادیث پر مبنی فتاوی

اسی طرح جن فتاویٰ کی بنیاد قرآن مجید یا قوی احادیث یا امت کا اجماع ہو تو وہ بھی تبدیلی کو قبول نہیں کرتا۔

(12) قیاس اور رسم و رواج پر مبنی فتاوی

جن فتاویٰ جات کا مبنی قرآن مجید یا احادیث معتبرہ کے علاوہ قیاس یا اجتہاد یا عرفی رسم و رواج پر ہو تو ان احکامات میں تغیرات زمانہ موثر ہیں لہذا تغیرات زمانہ کی وجہ ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(13) قطعی دلائل اور تعارض کی صورت میں فتاوی میں تطبیق

جن فتاوی جات کا مصدر اور منبع قرآن و سنت کے علاوہ قیاس اور رسم رواج ہو تو ایسی صورت میں لازم امر یہ ہے کہ یہ فتاویٰ قطعی دلائل کے خلاف نہ ہو اور قطعی احکامات سے تعارض بھی نہ ہو، اگر کوئی حکم ان فتاوی جات سے ثابت ہو رہا ہو لیکن نص قرآنی سے متعارض ہو، تو قرآنی نص پر عمل کرتے ہوئے فتاوی سے ثابت شدہ حکم کو ساقط کیا جائے گا۔

(14) صحابی کے متعارض فتاوی کی صورت میں تطبیق کا طریقہ کار

جن مسائل اور احادیث میں صحابہ کے فتاویٰ بظاہر متعارض ہوں یا کسی حدیث کے معتبر ہونے اور نہ ہونے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہو تو ایسی صورت میں جو ترجیحات محدثین نے اختیار کی ہوں تو ان ترجیحات کی وجہ سے زمانے کی تبدیلیاں ان میں موثر ہیں۔ اگر حکم شرعی معنی معین پر مبنی ہو اور وہ معنی متغیر ہو چکا ہو تو اس حکم شرعی میں بھی حالات وزمان کے اعتبار سے تبدیلی ممکن ہے۔ جیسا کہ سارق کے علاوہ طرّاز (جیب کترا) میں بھی معنی سرقہ پایا جانے کی وجہ سے قطع ید ہو گا

(15) **ظنی الدلالت اور غیر قطعی احکام کا حکم**

اگر کسی واقعہ یا حادثہ کے بارے میں نص یا اجماع نہ ہو اور وہ ظنی الدلالت یا غیر قطعی الثبوت ہو تو اس میں بھی اجتہاد کی گنجائش ہے اور تغیرات زمانہ کی وجہ سے تبدیلی کو قبول کرے گا۔

(16) **معین معنی پر مبنی شرعی حکم میں اجتہاد کا طریقہ**

اگر کوئی شرعی حکم ایک مخصوص اور معین معنی پر مبنی ہو اور اس معنی میں تغیر آچکا ہو تو ایسی حکم شرعی میں بھی حالات وزمانہ کی رعایت کا اعتبار کیا جاتا ہے اور تغیرات زمانہ کی وجہ سے اس قسم کے احکام میں تبدیلی ممکن ہے ۔جیسا کہ سارق کے علاوہ طرّاز۔(جیب کترا) میں بھی معنی سرقہ پایا جانے کی وجہ سے قطع ید ہو گا ۔

(17) **مطلق اور مقید کی قبیل سے شرعی حکم**

جو احکامات اطلاق اور تقیید کی قبیل سے ہوں تو ان میں بھی اجتہادات کی گنجائش ہے اور تغیرات زمانہ کی وجہ سے ان احکامات میں بھی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

(18) **احکامات کے لئے دلائل حقیقیہ کی تعیین**

شریعت اسلامیہ نے احکامات کے لئے دلائل حقیقیہ بھی مقرر کئے ہیں اور جن کو ہم بنیادی اصول کے طور پر لیتے ہیں ان میں سے چند اصول کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ تدریجی منہج کی رعایت۔

2۔ ضرر کو دفع کرنا اور تیسیری طریقہ کار۔

3۔ اشیاء میں حلت وحرمت کے اصول۔

4۔ مشکل حالات جو انسان کو پیش آتے ہیں ان کی رعایت کرنا۔

5۔ انسان کی قوت اور وسعت کا خیال

(19) **نسخ کے اصول**

احوال اور زمانہ میں تغیر کی وجہ سے احکام شرعیہ کے تغیر پر قرآن کریم نے نسخ کے اصول کو زکر کیا ہے ارشاد باری تعالی ہے:"ماننسخ من آية اوننسها "[11] اس قرآن میں ہم کسی آیت کو منسوخ نہیں کرتے، لیکن اس کی جگہ ہم اس سے بہتر یا اس کی مثل نازل فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن نے بھی تغیرات زمانہ کی رعایت رکھا ہے کیونکہ لاحقہ سے سابقہ کو منسوخ کرنا یا تبدیل کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ احکام شرعیہ میں نسخ کے ذریعے تبدیلی ممکن ہے۔

(20) **وہ احکام جن کے بارے میں قرآن ساکت ہو**

اسی طرح قرآن جن چیزوں کے بارے میں ساکت رہا مثلا اسراف کے احکام کے بارے میں، تو اس میں بھی قیاس کی گنجائش ہے۔

(21) آیات احکام میں طرق دلالات کی کثرت

چونکہ قرآن کریم میں فصاحت اور بلاغت کے رموز واسرار زیادہ ہیں اس لئے قرآن نے احکام شرعیہ میں مختلف احکامات کو مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے جو تغییر کی اجازت دیتا ہے۔

(22) جو احکام علت پر مبنی ہوں

اگر کوئی حکم شرعی علت پر مبنی ہو تو زمانے کے تغیرات کی وجہ سے اس حکم شرعی میں بھی تبدیلی نہیں ہو سکتی مثلا شراب کی حرمت۔

نتائج بحث

مذکورہ بحث سے جو تاسیسی مسئلہ احکام شرعیہ سے متعلق اخذ ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ احکام شرعیہ میں اگر کوئی حکم شرعی نصوص قطعیہ سے ثابت ہو اور اس حکم کی بنیاد قطعی دلائل پر ہو، ایسے قطعی دلائل جن میں احتمال کی گنجائش نہ ہو تو ایسی صورت میں تغیرات زمانہ کی وجہ سے وہ حکم تبدیل نہیں ہو گا اور تغیرات زمانہ اس حکم شرعی میں مؤثر نہیں ہوں گے، لیکن اس کے خلاف اگر کوئی حکم شرعی ظنی دلائل پر مبنی ہو اور اس حکم شرعی میں اجتہاد کی گنجائش ہو، تو تغیرات زمانہ کی وجہ سے وہ تبدیلی کو قبول کرے گا، اور تغیرات زمانہ اس میں مؤثر ہوں گے۔

Reference

[1] Al- Nahal 16:101.
[2] Al -Baqarah 2:106.
[3] Al-Qalmooni, Tafseer Al- Manaar(Beirut : Dar al- Kutub al –Ilmyah ,1438 AH), 1:341.
[4] Al-smar Qandee , Musnad AL- darmee (Al saudee: Dar Al- Nashar Al- Tauzee ,1412 AH) , 3: 1618
[5] Al-Doctor Abu ysar, Al – Sunan Al –Ilahya fe seerat Al- Nabaweeya(Beirut : Dar al- Kutub al –Ilmyah ,1438 AH), 137.
[6] Abu ysar, Al – Sunan Al –Ilahya fe seerat Al- Nabaweeya(Beirut : Dar al- Kutub al –Ilmyah ,1438 AH), 137.
[7] Abn Al- Qayem, Ighasa Al – Lahfan min msayid shaitan ,(Riaz : maktba Al –Maarif , 1403 AH) ,1:230.
[8] Ibn Al – Hazam , Al –Ahkam fi Usool Al- Ahkam (Beirut : Dar Al- Aafaq Al- Jaddeda, 3197 AH) , 2: 5.
[9] Al –Toofi Njmudin, Risala fe Al- Masalih (Beirut: Maktba Al- ahlya ,1434 AH) ,1: 39
[10] Aafandi ali haidree , Durar Al- Ahkam fe Sharhi mjala Al- Ahkaam (Demashq : Dar Al- Khalil, 1405 AH) , 1: 47.
[11] Al – Baqarah 2: 106.